بمنہ تعالیٰ شانہ

کتاب

# زاد المتقی

فی المناقب

# الامام علی النقی


مولفہ

عالیجناب معلی القاب خان بہادر مولانا شیخ احمد حسین صاحب دام اللہ اقبالہم

رئیس پریانوان ضلع پرتابگڈھ ملک اودھ



باہتمام سید اظہر حسین

در مطبع گلشن احمدی پرتابگڈھ طبع شد
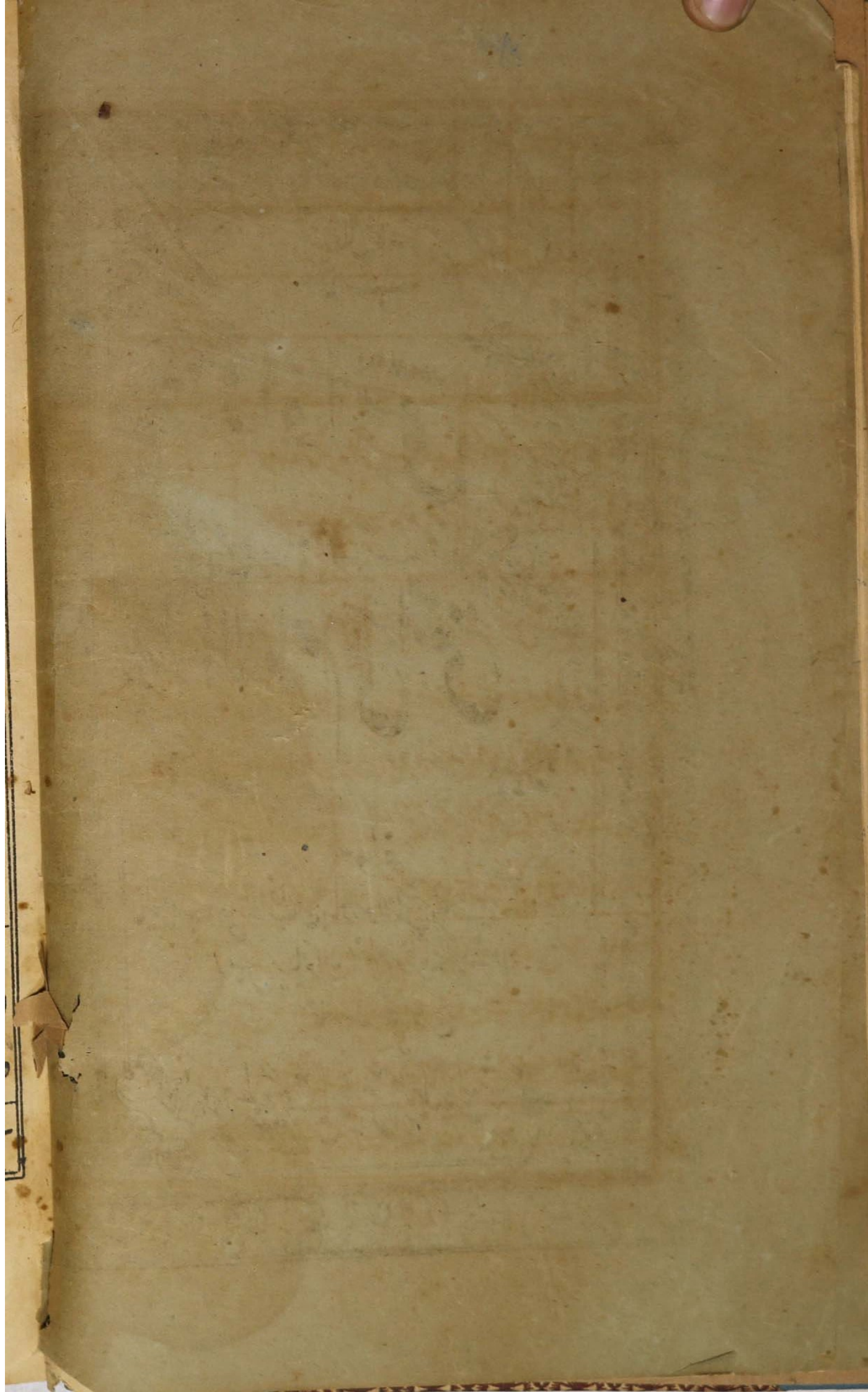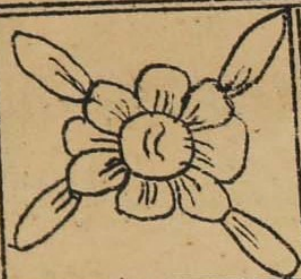
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
و نصلے علے رسولہ محمد و آلہ الکریم
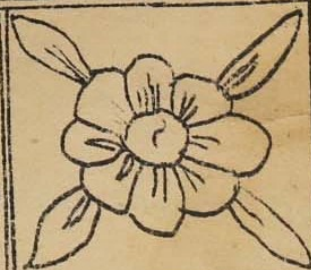
امامِ علی نام ہادی لقب — کہ ظاہر ازو گشت فضل و ادب
ازو نورِ ایمان فروزندہ بود — باو سُنّتِ مصطفےٰ زندہ بود
نبوّے بجز مکرمت کامِ او — فرو ماند بدعت بایّامِ او
سپہرِ شرف را رخش آفتاب — دلش واقف از سرّ امّ الکتاب
بتاجِ امامت سرش سرفراز — فتادہ بپایش ملک از نیاز

الداعی الی الحق امین اللہ الی الخلق - لسان الصدق و باب السلم اصل المعارف و منبت العلم عین الایجاد و الابداع انموذج الاصول الاختراع [52]

[51] روضۃ الاحباب - [52] الفرع النامی للنواب صدیق حسن خان - ۱۲۰

عجبۃ الکونین وبہجۃ الدارین۔ مفتاح خزاین الوجود حافظ مکان الشہود طیار فضاء الصدق والصفا ابوالحسن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا علیہم السلام۔

وے[1] امام دہم ست از ائمہ اثنا عشر۔ تولد امام[2] دہم بروایت اصح واکثر اواسط ماہ رجب سنہ اربع وعشر ومائتین روی نمود۔ ابن خشاب[3] نے اپنی کتاب موالید اہل البیت مین ذکر کیا ہے کہ حضرت امام نقی علیہ السلام ماہ رجب سنہ ۲۱۴ھ مین بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے۔ حضرت کی خاتم کا نقش یہ تھا۔ اللہ ربی وھو عصمتی من خلقہ۔

کنیتہ[4] ابوالحسن لا غیر والقابہ الہادی والمتوکل والناصح والمتقی والمرتضی والفقیہ والامین والطیب واشہرہا الہادی وکان ینہی اصحابہ عن تلقیبہ بالمتوکل لکونہ لقبا للخلیفۃ جعفر المتوکل بن المعتصم۔ (یعنی) حضرت امام نقی کی کنیت ابوالحسن تھی (اسکے سوا دوسری کنیت نہ تھی)۔ ہادی۔ متوکل۔ ناصح۔ متقی۔ مرتضی۔ فقیہ۔ امین اور طیب۔ آپکے القاب ہین جن مین سب سے زیادہ مشہور لقب ہادی ہے۔ اور حضرت اپنے اصحاب کو اس بات سے منع فرماتے تھے کہ آپ کو متوکل کے لقب سے ملقب کرین کیونکہ بادشاہ وقت

---

[1] الفرع النامی ۱۲ [2] روضۃ الاحباب ۱۲ [3] نورالابصار شبلنجی ۱۲ [4] نورالابصار ۱۲

خلیفہ جعفر متوکل بن معتصم نے بھی اپنا لقب متوکل اختیار کیا تھا۔

روضتہ الاحباب مین ہے کہ "آنجناب در اسم وکنیت با علی المرتضی وعلی الرضا رضی اللہ عنہم موافق بود بنابران اورا ابو الحسن ثالث گویند والقاب شریفش نقی است وہادی وعسکری وناصح ومتوکل

وفی حیاۃ الحیوان[1] سمی العسکری لان المتوکل لما کثرت السعایۃ فیہ عندہ احضرہ من المدینۃ واقرہ بسر من رای وسمی العسکر لان المعتصم لما بناھا انتقل الیھا بعسکرہ فقیل لھا العسکر (یعنی) جب خلیفہ متوکل سے لوگون نے حضرت امام نقی کی نسبت بکثرت غمازی کی تو اوس نے آپ کو مدینہ طیبہ سے بلوا کر سرمن راے مین ٹھہرایا اور چونکہ معتصم نے سرمن راے کو آباد کرکے اپنے عسکر کو وہان منتقل کر دیا تھا اسلیے سرمن راے کو لوگ عسکر کہنے لگے۔

کان[2] ابو الحسن علی الھادی عابدا فقیھا اماما۔ (یعنی) حضرت علی نقی عابد فقیہ اور امام زمانہ تھے۔

نور الابصار مین اسباطی سے روایت ہے کہ مین عراق سے مدینہ منورہ آیا اور امام علی بن محمد سے ملا تو آپنے مجھ سے دریافت فرمایا کہ واثق (خلیفہ بغداد) کا کیا حال ہے اور اوسکے وزیر ابن الزیات کی کیا خبر ہے مین نے کہا کہ خلیفہ کو مینے صحیح وتندرست بخیر وعافیت چھوڑا ہے اور ابن الزیات بدستور اپنے عہدہ وزارت پر

---

[1] نور الابصار۔ [2] افصل الخطاب خواجہ پارسا۔ ۱۲

ماموریے حضرت نے فرمایا کہ واثق مرگیا اوسکی جگہہ متوکل تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابن الزیات قتل کیا گیا۔ مینے پوچھا کہ یا حضرت یہ کب ہوا فرمایا کہ وہانسے تیری روانگی کے چھہ روز بعد۔ اسباطی ناقل ہے کہ بعد چند روز کے متوکل کا قاصد مدینہ مین آیا اور اوس سے معلوم ہوا کہ جو کچھہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا صحیح اور بجا ہے۔
منقول ہے[1] کہ خلیفہ متوکل نے مدینہ منورہ سے امام کو جبراً طلب کیا اور سرمن رای کے اوس مقام پر حضرت کو ٹھہرایا جو غریبان بے نام و نشان کے نزول کا محل تھا۔ صالح بن سعید نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ "فدایت شوم" مخالفین ہر طرح سے حضور کی قدر و منزلت کا اخفا اور نور امامت کا اطفا چاہتے ہین اسیوجہ سے ایسے مکان پُروحشت مین ٹھہرایا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا جسکا رتبہ بلند فرماتا ہے اوسکو کوئی پست کرسکتا ہے یہ فرماکر حضرت نے دست مبارک سے ایک جانب اشارہ کیا (صالح کہتا ہے کہ) بمجرد اشارے کے مجھے ایک ایسا منظر دکھائی دیا کہ کبھی خواب مین بھی نظر نہ آیا تھا یعنی مین نے دیکھا کہ ایک باغ اقسام اثمار و فواکہ اور انواع شقایق و ریاحین سے پُر اور آراستہ ہے۔ نہرین اوسمین جاری ہین اعلی درجے کے عالیشان مکان بنے ہوئے ہین اور تمام قصور غلمان و حور سے بھرے ہوئے ہین یہ منظر دیکھکر مجھے سکتہ ہوگیا۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے صالح ہمارے لیے خدا کے لطف سے یہ سامان ہر جگہہ موجود ہے۔

[1] وسیلۃ النجاۃ و حبیب السیر و روضۃ الاحباب و شواہد النبوۃ وغیرہا ۱۲

قال[۱] علماء السیر و انما اشخصه المتوکل من مدینته رسول الله صلعم الی بغداد لان المتوکل کان یبغض علیا و ذریته۔ (یعنی علمائے سیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام نقی کو متوکل نے مدینہ رسول سے بغداد مین جبریہ پکڑ بلوایا تھا کیونکہ متوکل حضرت علی اور اونکی اولاد سے بغض رکھتا تھا عہ۔

وکان[۲] قد سعی به الی المتوکل وقیل ان فی منزله سلاحا وکتبا وغیرها من شیعته و اوهموه انه یطلب الامر لنفسه فوجه الیه بعدة من الاتراك لیلا فهجموا علیه فی منزله علی غفلة فوجدوه وحده فی بیت مغلق وعلیه مدرعه من شعر وعلی راسه ملحفة من صوف وهو مستقبل القبلة یترنم بآیات من القرآن فی الوعد والوعید لیس بینه وبین الارض بساط الا الرمل والحصی فاخذ علی

---

[۱] خواص الامه سبط ابن جوزی۔ ۱۲ عہ حیواۃ الحیوان دمیری مین ہے وکان المتوکل یبغض علیا رضی الله تعالی عنه وینقصه۔ (یعنی) متوکل حضرت علی سے بغض رکھتا تھا اور اونکی توہین کرتا تھا۔ اور مختصر اخبار الخلفاء ابن الساعی مین ہے کہ۔ ولم یکن فیه مایعاب به الا بغضه لعلی بن ابیطالب علیه السلام و ذریته وامر بهدم قبر الحسین السبط واہل بیته (یعنی) متوکل مین کوئی بات عیب کی نہ تھی بجز اسکے کہ وہ حضرت علی اور اونکی اولاد سے بغض رکھتا تھا اور اسی بغض کی شدت مین متوکل نے حکم دیا کہ حضرت امام حسینؑ اور اونکی اہلبیت کی مقابر کھود ڈالے جائین۔ وقتل علی ذالک یعقوب بن اسحق المعروف بابن السکیت و ذالک انه قال له یوما ایما احب الیک ولدای المغیرة والمؤید ام الحسن والحسین فقال والله ان قنبرا خادم علی خیر منک ومن اولادک فقال سلوا لسانه من قفاه فسلوا لسانه من قفاه ومات من ساعته (یعنی) اور اسی بغض اہلبیت کی وجہ سے متوکل نے ابن سکیت شاعر کو قتل کیا تفصیل یہ ہے کہ ایک دن متوکل نے ابن سکیت سے پوچھا کہ تو میری بیٹون (مغیرہ اور موید) کو زیادہ دوست رکھتا ہے یا حسن اور حسین کو ابن سکیت نے کہا کہ قسم خدا کی تیری بیٹون سے بہتر تو مین حضرت علی کے خادم قنبر کو سمجھتا ہون یہ سنکر متوکل نے غضبناک ہوکر اوسکی زبان گدی کی طرف سے نکلوا دی اور وہ اوسیوقت مرگیا۔ ۱۲ عہ تاریخ

[illegible]

الصورة التی وجد علیها وحمل الی المتوکل فی جوف اللیل فمثل بین یدیہ والمتوکل
یستعمل الشراب وفی یدہٖ کاس فلما رآہ اعظمہ واجلسہ الی جانبہ ولم یکن فی منزلہ شئ
مما قیل عنہ ولا حجۃ متعلل علیہ بہا فناول المتوکل الکاس الذی فی یدہ
فقال ما خامر لحمی ودمی قط فاعفنی منہ فاعفاہ وقال انشدنی شعرا
استحسنہ فقال انی لقلیل الروایۃ للشعر قال لابد ان تنشدنی شیٔا
فانشدہ (حاصل ترجمہ) بعض لوگون نے متوکل سے چغلی کی کہ حضرت نقی علیہ السلام کے گھر
مین ہتھیار اور کتابین وغیرہ ہین (جو اونکے شیعون سے اونہین پہونچتی ہین) نیز متوکل کو یہ
بھی وہم دلایا گیا کہ علی بن محمد (امام نقی) اپنی ذات کے لیئے امر خلافت کے طالب ہین
یہ سُنکر متوکل نے چند ترک سپاہی حضرت کی گرفتاری کے لیئے مقرر کیئے سپاہیون نے رات کو
اچانک جا کر حضرت کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ جب اندر گئے تو دیکھا کہ حضرت ایک حجرہ مین
ریگ اور سنگریزون کی زمین پر بیٹھے ہین۔ بالون کے کپڑے کا کرتہ پہنے اور صوف کی
چادر سر سے اوڑہے ہوئے ہین اور آہستہ آہستہ قرآن مجید کی اون آیات کی تلاوت
فرما رہے جو وعدہ و وعید کے متعلق ہین۔ متوکل کے سپاہیون نے حضرت کو اسی حالت
مین لا کر متوکل کے روبرو پیش کیا۔ آدہی رات کا وقت تھا اور متوکل ہاتھ مین جام
شراب لیئے ہوئے مینوشی مین مشغول تھا جب متوکل نے حضرت امام نقی کو دیکھا تعظیم
دیکر اپنے پہلو مین بٹھایا سپاہیون نے متوکل سے بیان کیا کہ حضرت کے گھر مین کوئی شے
از قسم اسلحہ و کتب نہین ملی نہ کوئی ایسی بات پائی گئی جس سے کسی نوع کا شک اور الزام قایم

کیا جائے متوکل نے یہ سُنا اور جام شراب (جو اوسکے ہاتھ مین تھا) حضرت کیطرف بڑہایا آپنے فرمایا کہ اس شے سے تو کبھی میرا گوشت اور خون آلودہ نہین ہوا اب مجھے معاف فرمایئے۔ متوکل نے کہا خیر نہ پیجئے لیکن کچھہ اچھے شعر سنایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ شعر مین مجھے کم دخل ہے۔ متوکل نے نہ مانا اور کہا کہ نہین ضرور آپکو اشعار پڑہنے پڑین گے۔ ناچار اور مجبور ہو کر حضرت نے یہ اشعار آبدار ارشاد فرمائے۔

| | |
|---|---|
| باتوا علی قلل الاجبال تحرسھم | غلب الرجال فما اغنتھم القلل |
| واستنزلوا بعد عز عن معاقلھم | فاودعوا حفرا یا بئس ما نزلوا |
| ناداھم صارخ من بعد ما قبروا | این الاسرة والتیجان والحلل |
| این الوجوہ التی کانت منعمة | من دونھا تضرب الاستار والکلل |
| فافصح القبر عنھم حین ساءلھم | تلك الوجوہ علیھا الدود ینتقل |
| قد طال ما اکلوا دھرا وما شربوا | فاصبحوا بعد طول الاکل قد اکلوا |

حاصل مطلب اِن شعرون کا یہ ہے کہ موت کسی کو نہ چھوڑیگی۔ جن لوگون نے پہاڑ کی چوٹیون پر اپنی حفاظت کی غرض سے سکونت اختیار کی اونکو بھی موت نے نیچا دکھایا۔ بلندی عزت سے خاک مذلت پر گرایا اور کشان کشان قبرون مین پہونچایا۔ اونکو اگر ندا کیجاتی ہے کہ اے قبر والو تمہارے تخت و تاج و لباس نفیس کہان گئے تو اونکی قبر زبان حال سے یہی جواب دیتی ہے کہ اب تو اونپر کیڑے رینگتے ہین۔ زمانے مین مدت تک وہ کھانے پیتے رہے اور انجام کار خود لقمۂ دہانِ اجل ہوئے۔

مؤرخین لکھتے ہین یہ جب حضرت نے یہ اشعار پڑہے تو عبرت سے حاضرین پر رقت طاری ہو گئی اور کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکی آنکھونسے آنسو نہ جاری ہوئے ہون -

ارباب سیر[1] نے ذکر کیا ہے اہل اصفہان سے ایک شخص عبدالرحمن نام شیعی مذہب تھا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تو کس بنیاد پر امام علی نقی کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہے - اوسنے کہا کہ مینے اونسے وہ باتین مشاہدہ کی ہین جو فی الواقع اونکی امامت پر دلالت کرتی ہین - پوچھا گیا کہ وہ کیا باتین ہین - اوسنے کہا کہ ایکبار اہل اصفہان نے ایک جماعت کے ساتھ مجھے متوکل کے دربار مین دادخواہی کو بھیجا اور اسی تقریب سے ہم لوگ بغداد گئے - ایکدن مین دارالخلافہ کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا ناگہان خلیفہ کا حکم ہوا کہ علی بن محمد کو حاضر کیا جائے - مینے اہل دربار سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جسکے حاضر ہونیکا خلیفہ نے حکم دیا ہے - لوگون نے کہا کہ ایک مرد علوی ہے جسے روافض امام جانتے ہین ظاہرا آج خلیفہ ضرور اوسکو قتل کریگا - مینے دل مین کہا کہ اب مین بغیر اوس شخص کے دیکھے یہان سے نہ جاونگا - دیکھون وہ کیسا شخص ہے - اتنے مین علی بن محمد (امام نقی) گھوڑے پر سوار تشریف لائے جسوقت میری نگاہ اونپر پڑی بے اختیار اونکی طرف سے میرے دل مین اُنس پیدا ہو گیا - اور مینے خدا سے دعا کی کہ بارالہا اِس مرد کو متوکل کی شر سے محفوظ رکھ - جب حضرت میرے برابر آئے تو مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ استجاب اللہ دعائك وطول عمرك وکثر مالك وولدك (یعنی اللہ نے تیری

[1] روضۃ الاحباب ۱۲۰

دعا قبول فرمائی اور تجھے درازی عمر و کثرت مال و اولاد سے بہرہ ور فرمایا) حضرت کا یہ کلام سُنکر میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ لوگون نے مجھے متغیر دیکھکر سبب دریافت کیا مین نے کہا کچھ نہین سب خیریت ہے۔ الغرض جب مین بغداد سے اپنے وطن کو واپس آیا تو پروردگار عالم نے مجھ پر غیب سے رزق کے دروازے کھولدیے اور مین اسقدر مالدار ہو گیا کہ علاوہ اسباب و املاک کے اب ایک لاکھ درہم نقد میرے خزانے مین ہین اور اللہ تعالی نے مجھے دس فرزند بھی عطا کیے اور کچھ اوپر ستر برس کی میری عمر بھی ہے۔ انہین وجوہ سے مین امام نقی علیہ السلام کی امامت کا معتقد ہون جنھون نے میرے مافی الضمیر کو دریافت کر لیا اور جنکی دعا کو خدا نے میرے حق مین قبول فرمایا۔

اہل سیر[۵۱] نے لکھا ہے کہ خلیفہ متوکل کے ایک محل مین اِس کثرت سے چڑیان پلی ہوئی تھین کہ ہر وقت اونکی گوناگون صداؤن سے کان پڑی آواز سُنائی نہین دیتی تھی لیکن جب کبھی حضرت امام نقیؑ اودھر سے گذرتے تھے تو تمام طیور مطلقاً خاموش ہو جاتے تھے اور جب حضرت وہان سے چلے آتے تھے تو بدستور معمول وہ چڑیان بولنا اور شور کرنا شروع کر دیتی تھین۔

کتب سیر[۵۲] مین مرقوم ہے کہ ایک بار کوئی شعبدہ باز متوکل کے دربار مین حاضر ہوا اور اوسنے متوکل کو عجیب عجیب شعبدے دکھاے۔ ایکدن متوکل نے کہا کہ اگر

---

۵۱ شواہد النبوۃ۔ روضۃ الاحباب۔ وسیلۃ النجاۃ۔ لمامین وغیرہا ۱۲ ۵۲ شواہد النبوۃ و وسیلۃ النجاۃ وغیرہما۔ ۱۲

توکسی شعبدے کے ذریعہ سے علیؑ ابن محمدؑ (امام نقی) کو شرمندہ کرے تو تجھے ایکہزار دینار انعام دون۔ شعبدہ باز نے کہا بہت اچھا آپ دسترخوان بچھوا کر کھانا منگوائین اور علی بن محمد کے پہلو مین بیٹھنے کا مجھے حکم دین تو مین ایسا شعبدہ کرون کہ آپ خوش ہو جائین متوکل نے اوسکے کہنے پر عمل کیا جب دسترخوان پر کھانا چنا گیا اور سب لوگون نے کھانا شروع کیا تو حضرت نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا شعبدہ باز کی عمل سے روٹی غائب ہو گئی اور حضرت کے ہاتھ مین نہ آئی۔ جب اسیطرح تین بار ہوا تو یہ امر حضرت کو ناگوار گذرا اور متوکل کے تکیے پر جو تصویر شیر کی بنی ہوئی تھی اوسکی جانب اشارہ فرما کر کہا اِسکو لے۔ بمجرد اِس کہنے کے اُس تصویر نے مجسم شیر بنکر جست کی اور اوس شعبدہ باز کو لقمہ کر کے پھر بصورت اصلی اوسی تکیے پر نمایان ہوئی۔ یہ دیکھکر متوکل نے معافی مانگی اور درخواست کی کہ شعبدہ باز کو پھر بُلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ اب تم لوگ اُسکو نہین پا سکتے۔

منقول[۱] ہے کہ ایکدفعہ خلیفہ متوکل کے حکم سے قصر شاہی کے صحن مین تین مردم خوار درندے چھوڑ دیے گئے متوکل بالاخانے پر جا بیٹھا اور اوسنے حکم دیا کہ علی بن محمد (امام نقی) کو حاضر کرین چنانچہ جب امام علیہ السلام تشریف لائے اور صحن قصر مین داخل ہوئے تو باہر سے دروازہ بند کر لیا گیا۔ لکھا ہے کہ یا تو وہ درندے تمام صحن مین غرّاتے پھرتے تھے یا حضرت کو دیکھتے ہی خاموش ہو گئے اور اونکی قدمون

---

[۱] صواعق محرقہ وغیرہ بروایت مسعودی ۱۲

سے اپنی آنکھین ملنے لگے۔ آپ تھوڑی دیر تک اُن جانورون کے سر پہ ہاتھ پھیرتے رہے بعدہ متوکل کے پاس بالاخانے پر گئے اور چند ساعت بیٹھکر جب واپس جانے لگے تو پھر اُن درندون کے سر و گردن پہ ہاتھ پھیر کر اپنی قیامگاہ پر تشریف لیگئے دیکھنے والون کو بہت ہی حیرت ہوئی اور بعض مقربان سلطنت نے متوکل سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین کسی دن حضور بھی تو ایسا ہی کرین جیسا کہ آپکے ابن عم نے کیا متوکل نے کہا کہ تم مجھکو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ دیکھو خبردار یہہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو۔

توفی[له] ابو الحسن علی الهادی المعروف بالعسکری بن محمد الجواد بسر من راے (وله من العمر اربعون سنة) یوم الاثنین لخمس لیال بقیت من جمادی الآخرہ سنة اربع وخمسین ومائتین ودفن فی دارہ بسر من راے یقال انه مات مسموما۔

(حاصل ترجمہ) حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے ۲۵۔ جمادی الآخرہ ۲۵۴ھ کو بروز دوشنبہ چالیس برس کی عمر مین بمقام سر من راے وفات پائی اور اپنے ہی مسکن واقع سر من راے مین مدفون ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسموم ہوکر شہید ہوئے۔

اور کتاب فرع نامی مولفہ نواب صدیق حسن خان مین ہے کہ معتوکل یا معتمد اورا

---

[له] نور الابصار۔ ۱۲

زہر دہانیدہ بکشت۔ در سر من رأے معروف بسامرہ مدفون است"۔

خلف من الولد ابا محمد الحسن ابنہ وھو الامام من بعدہ والحسین ومحمداً وجعفراً (ترجمہ) حضرت نے اپنے بعد چار فرزند چھوڑے ایک ابو محمد حسن عسکری جو کہ بعد حضرت کے گیارہوین امام ہین" دوسرے حسین تیسرے محمد چوتھے جعفر۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ الطیبین الطاہرین

---

لہ فصول المہمہ ابن صباغ مالکی مکی ۱۲